گئے۔ امریکہ، اسکے ہمنوا تمام عیسائی ممالک اور یہودی اب اس قسم کی بزدلانہ کارروائیوں سے طالبان کو خوفزدہ کر کے اسلامی انقلاب کو ناکام کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اب دنیا بھر کے مسلمان امریکہ کا منافقانہ چہرہ پڑھ چکے ہیں۔ پوری اسلامی دنیامیں امریکہ کے خلاف زبردست لہریں اٹھ رہی ہیں۔ افغانستان کے "طالبانِ اسلامی" نہ تو خوفزدہ ہوں گے اور نہ مردِ مجاہد اسامہ بن لادن کو کافر امریکہ کے حوالے کریں گے۔ وہ اپنی دھرتی اور نظام اسلام کی پوری جرأت اور قوت کے ساتھ حفاظت کریں گے اور امریکہ کو عبرت کا نشان بنا دیں گے۔

مولانا فضل الرحمٰن مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پاکستان کے تمام دینی حلقوں اور ہر سچے مسلمان کے دل کی ترجمانی کی ہے۔ قرائن سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن نے "کافرہ جمہوریت" کو طلاق مغلظہ دے دی ہے۔ اللہ کرے مولانا، پاکستان میں طالبان کی بارات کے دولہا بنیں اور اسلامی انقلاب و خلافت اسلامیہ کے قیام میں تاریخی کردار ادا کریں۔ پاکستان کی تمام دینی جماعتوں نے مولانا کے اس اقدام کی غیر مشروط حمایت کی ہے اور انہیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

ملکی سیاست میں ایک اہم تبدیلی اور بھی رونما ہوئی ہے کہ دینی جماعتیں اب اتحادی سیاست سے کنارہ کش ہو گئی ہیں۔ یکم ستمبر کو لاہور میں ہونے والی اپوزیشن جماعتوں کی "نواز ہٹاؤ ریلی" میں تمام دینی جماعتوں نے یہ کہہ کر شرکت سے انکار کر دیا ہے کہ اب ہم کسی کے لئے بیساکھیاں نہیں بنیں گے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے بیان میں کہا کہ ایم آر ڈی میں شرکت کی وجہ سے ہماری جماعت دولخت ہوئی۔ اب ہم اس کا اعادہ نہیں کرنا چاہتے۔

یہ خوش آئند تبدیلی ہے۔ ہماری آرزو ہے کہ تمام دینی جماعتیں، لادین سیاسی جماعتوں کی محض حصول اقتدار کی جدوجہد میں ان کا سہارا بننے کی بجائے اپنے اسٹیج سے صرف دینی انقلاب کی جدوجہد کریں۔ اگر ایسا ہو گیا تو یقیناً پاکستان کا سیاسی مستقبل دینی قوتوں کے ہاتھوں میں ہوگا۔ (ان شاء اللہ)

ڈیرہ اسماعیل خان میں سپاہ صحابہ کے جلوس پر فائرنگ:۔

سپاہ صحابہ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق اپنی رہائی کے بعد تنظیم کو فعال کرنے کے لئے ملک کے مختلف شہروں کے دوروں پر ہیں۔ ۱۹ اگست کو مولانا نے ڈیرہ اسماعیل خاں پہنچنا تھا اور ایک اجتماع سے خطاب کرنا تھا۔ مقامی انتظامیہ نے ڈیرہ میں انکے داخلے پر پابندی عائد کردی۔ نتیجتاً کارکنوں میں اشتعال پیدا ہو گیا اور انہوں نے اس پابندی کے خلاف جلوس نکالا۔ شیعہ فرقہ کے بعض شر پسند افراد نے جلوس پر فائرنگ کردی جس کے نتیجہ میں ایک کارکن شہید ہو گیا۔ اگلے روز جنازہ کے جلوس پر بھی فائرنگ کی گئی۔ ڈیرہ اسماعیل خان فوج کے حوالے کردیا گیا اور پابندی لگانے والی انتظامیہ غائب ہو گئی۔

مولانا اعظم طارق کی رہائی حکومت کے ساتھ اعلیٰ سطحی مذاکرات کے نتیجہ میں ہوئی۔ اس وقت ملک کی فرقہ وارانہ صورت حال بہت بہتر ہے۔ مولانا کے جلسوں کی وجہ سے کسی بھی شہر میں امن و امان کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا یہ تو حکومت کو بھی معلوم تھا کہ رہائی کے بعد مولانا گھر میں آرام تو نہیں کریں گے۔ ظاہر ہے وہ اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے لئے باہر نکلیں گے اور اجتماعات سے خطاب بھی کریں گے۔ پھر ڈیرہ میں پابندی لگانے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ ہماری دیانتدارانہ رائے میں سازشی پھر سر اٹھا رہے ہیں۔ اور ملک کا امن و امان تباہ کر رہے ہیں، انتظامیہ